Registered. L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۳ جولائی | ۱۹۰۹ء جلد ۳۷

مفید کتابیں مسیحی کارندوں کے واسطے

خاندانی فرائض

یہ کتاب ابھی شایع ہوئی ہے صفحہ ۱۲۰ قیمت ۴ر معہ محصول ڈاک ۵ر ہر صاحب خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے تحفہ ہے۔

سمپردائے

اہل ہند کے مختلف ریت رسوم کی تشخیص نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۳۰۰ قیمت ۱ر معہ محصول ڈاک ۱ر۔

مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کے لئے یہ کتاب ایک سونے کی کان ہے ڈاکٹر رابرٹسن نے تمام مسیحیوں کو اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو اور رومن حروف میں قیمت اردو ۴ر اور ۸ر اور ۱۲ر محصول ار فی جلد زیادہ۔

گنجینۂ اسلام رومن اردو فی جلد ۲ر محصول ار
موازنۂ مذاہب اردو " "
ستیارتھ پرکاش درپن اردو " "

شبد و غزلیں

اردو حروف فی جلد ۔۔ ۹ پائی
ہندی میں " " " ۶ "
گورمکھی میں " " " ۶ "

ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی
شادی کی بابت
ازالۃ المرزا قادیانی
یسوع مسیح کون تھا؟
بائیبل اور سائنس
اصلاح حفظان صحت
افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

قصہ جات و نکتش

فوز العظیم باتصویر اردو حروف قیمت ۲۰ ر
رام پال سنگھ۔ اردو ۴ ر رومن ۱۰۰ ر
ہیرے کی سرگذشت قیمت ۱۲ ور ۶ ر
عزت بے مثال ۔ ۵ ر ۱۰ ر
دولت لازوال ۔ ۵ ر ۱۰ ر
حالات جاپان باتصویر ۱۰۰ ر
جنید بیلا اردو ۲ ر اور ۴ ر گورمکھی ۱ ر

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سی-ایل-ایس سوسائٹی کی اُردو کتابیں

رسالجات دلچسپ

ذنوب محمدیہ	۳ پائی۔
اے آدم تو کہاں ہے	"
ایک مجروم سپاہی	"
مسیحی دین کی صداقت	"
بندرگاہ میں داخل ہونا	"
معجزہ	"
تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو	"
ارے اے سب لوگو	"
سچی اور جھوٹی خیرات	"
صفائی کی ضرورت	"
تاریخ پلیگ	"
ہدایت المتدین	"

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

عزت ہینیال	رام پال سنگھ	ہیرا کا قصہ
شریف بیبیاں	جاپان کے حالات	چندر لیلا
لارڈ کلائو ہند میں	تاریخ یونان	رابنس کروسو
تاریخ مصر	مرقع روس	فوز العظیم

یہہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں

نئی کتابیں

خاندانی فرائض	۴ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح اخلاق	۴ر
اصلاح زراعت	۱ر۶ پائی
اصلاح حفظان صحت	۱ر
صنعت و دستکاری کی ترقی	۲ر
افلاس ہند کا علاج	۱ر
اکفارہ	۹ پائی
ویدک تصنیفات	۱ر۹ پائی
اسلام میں مسیح	۱ر۹ پائی
آواگون یا ابدی زندگی	۲ر
سیر ہند باتصویر	عصر
شریف بیبیاں	۳ر اور ۶ر

ہدایت تیمارداران

کیا کوئی بیماروں کی خدمت اور خبرگیری سیکھنا چاہتا ہے؟ شاید یہہ بیمار آپ کے گھر کے شریک ہونگے اس کتاب میں اس کی پوری خبر مل سکتی ہے قیمت ایک روپیہ عہ

یہ تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ جمعہ - ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

علامات ترقی

دین عیسوی کے مخالف اس بات کے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ زور سے دعویٰ کریں اور کہیں کہ وہ تنزل پذیر ہو کے جلد دنیا سے مٹنے والا ہے اور وہ عنقریب صفحۂ دنیا سے معدوم ہو جاویگا۔ مگر حقیقت یہ نہیں ہے کوئی طاقت دین عیسوی کو مٹا نہیں سکتی۔ کیونکہ یہ راہ خدا کی نکالی ہوئی راہ ہے جس سے بنی آدم کی نجات ہے۔

موسم سرما میں درختوں کے پتے اور چھوٹی شاخوں میں سے کئی کثرت سے زمین پر گرتے ہیں۔ ناواقف آدمی اس حالت کو دیکھکر کہہ سکتا ہے کہ درخت سوکھ گیا اور جاتا رہا لیکن پھر موسم بہار کے وقت دیکھئے کہ کیا ہوتا ہے۔ سارے درخت پھر سرسبز ہو جاتے ہیں اور پھول اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔ بیشک اسی طرح پر مسیحی کلیسیا کے کئی سوکھے پتے اور مردہ شاخیں گر جاتی ہیں بعضے یہ حال دیکھکر کہنے لگ جاتے ہیں کہ کلیسیا مرگئی ہے دین عیسوی اب معدوم ہوتا چلا جاتا ہے۔ مٹتا جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ درخت کی مانند اس کی زندگی اسمیں قایم رہتی ہے اور موسم پر وہ پھر سرسبز اور پھلدار ہو جاتی ہے۔

اس سرسبز حالت کی ایک دو مثالیں ہم اس جگہ دینا چاہتے ہیں۔

۱۔ سنڈے اسکول کی ترقی۔ بشہر واشنگٹن واقع ملک امریکہ میں ایک بڑے سنڈے اسکول کا جلسہ ہوا جس میں تمام دنیا کے سنڈے اسکولوں کی طرف سے ایلچی بھیجے گئے۔ اس کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ دنیا میں ۲۵۲۹۷۲ سنڈے اسکولس ہیں جن طلبا کی تعداد ۲۵۹۶۱۲۹۱ ہے اس میں ۵ لاکھ سے زیادہ ہند کے سنڈے اسکولوں میں موجود ہیں۔

۲۔ بائبل سوسائٹی کا کام۔ دنیا میں بہت بائبل سوسائٹیاں ہیں لیکن ہم صرف ایک بائبل سوسائٹی کا ذکر کریں گے یعنے برٹش اینڈ فارین بائبل سوسائٹی۔ سنہ ۱۹۰۸ء کے ماہ اپریل سے نومبر تک آٹھ مہینے میں لنڈن کے گودام کو ۱۲۲۶ صندوق انجیلوں سے بھرے ہوئے جن کا وزن ۵۰۴۴ من کا تھا غیر ممالک کیواسطے جہازوں پر لادے گئے۔ یہ کتابیں ۱۴۰ زبانوں میں چھپی تھیں واضح رہے کہ یہ کتابیں اس سوسائٹی کے کام کا صرف ایک تیسرا حصہ تھا کیونکہ اس کی دو تہائی غیر ملکوں میں چھاپی جاتی ہیں۔ پھر خیال کیجئے کہ یہ کتابیں کتنی بیچی جاتی ہیں!

جس درخت کی اس قسم کی پیداواری اور پھل ایسا حاصل ہوتا ہے وہ سوکھا نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ ضرور سرسبز اور پھلدار ہے۔

ای۔ ایم۔ ڈبلیو

شاید ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے اپنے اخبار ۱۶۔ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء میں مولوی ابراہیم صاحب لاہوری کے مضمون "بائبل کیسی کتاب ہے" پر ایک نوٹ لکھا تھا جس پر مولوی صاحب موصوف نے جواب الجواب تحریر کیا ہے اور رسالہ مسلمان جلد ۲ نمبر ۳ کے پورے ۷ صفحے ناحق سیاہ کئے ہیں اور تہذیب اور اخلاق کو تو انہوں نے بالائے طاق رکھ دیا ہے اور نہایت ناشایستہ اور بے ادبانہ طرز سے اپنی بداخلاقی اور دلی دشمنی کو دل کھولکر دکھلایا ہے چنانچہ انہوں نے بائبل کو بے شمار دفعہ ذیل کے ناموں سے پکارا ہے "ردی"۔ "شرخاب کے پروں والی"۔ "غیر الہامی"۔ "بھونڈی"۔ "نرالی"۔ "گرد و بروی"۔ "جعلی اناجیل"۔ "ردی سے بدتر"۔ "مریل"۔ "تنزل"۔ "خدا کی ماری"۔ "دین دنیا سے گئی گذری"۔ اور نیز عیسائیوں کو بھی برے ناموں سے پکارا ہے۔ مثلاً "جھوٹ کے پتلے"۔ "کافر"۔ "چور"۔ "مخلوق پرست"۔ "کفارہ پرست"۔ اور اگر جواب کی بابت پوچھو تو بس ایک بات بھی غور طلب پائی نہیں جاتی۔ افسوس کہ نام کو تو یہ رسالہ "مسلمان" کہلاوے اور اس میں گالیاں اور ہتک آمیز اور دل دکھانے والے فقرے بھرے ہوئے ہوں۔ اگر قانونی پہلو اختیار کیا جاوے تو مولوی صاحب کو اپنی جواب کا کوئی بھی رستہ ہاتھ نہ آویگا۔ پر عیسائیوں کا یہ قاعدہ

فٹ نوٹ۔ اگر ایسے ہی ناموں سے ہم قرآن کو یاد کریں اور اس کے خلاف بائبل کی تعلیم کو بخوبی دکھلاکر اس کے مطابق اس کو ان نقصوں کے سبب سے نامزد کریں تو پھر کیا معترض پسند کریگا۔ اس مضمون کے جواب میں اگر ترکی بہ ترکی جواب دیا جاتا تو شاید مولوی صاحب کے مضمون کا خود جواب ہو جاتا۔ پر ایسا کرنا نہ تو ہمارا شیوہ ہے اور نہ ہی ہمارے اعتقاد کے مطابق ہے۔ اسلئے جو کچھ کہا بھی گیا وہ مولوی صاحب کی بہتری کے لئے نوٹس دیا گیا ہے۔ تاکہ آئندہ وہ ایسا کرنے سے پرہیز کریں اور سنجیدگی اور متانت کا بھی خیال رکھیں۔ مولوی صاحب کی وسیع معلومات تو اس بات میں بخوبی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ اگناسٹک فرقے کو عیسائی فرقہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایک مخالف فریق ہے۔ مولوی صاحب یہاں تک ناواقف ہیں کہ وہ نہیں جانتے کہ توریت زبور اور انجیل ہی پوری بائبل ہے۔ ان تین کتابوں کے مجموعے کا نام بائبل ہے۔

ایڈیٹر

نہیں اور نہ بائبل مقدس کی یہ تعلیم ہے اور اس ہی لئے ایسے لوگ اپنی قلموں کو بے لگام چھوڑتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ کوئی مقابلہ کرنے کو میدان میں نہیں نکلیگا۔ اور عدالت تک نوبت نہ پہونچانے۔ پر اتنا تو ضرور ایسے شخصوں کو سوچ لینا چاہئے۔ کہ آخر انسانیت بھی تو کوئی چیز ہے اور اشرافت کا بھی کوئی وجہ ہے اسلئے ہم اس کے جواب سے اپنے وقت اور اخبار کو ناحق ضائع کرنے سے بچاتے ہیں اور خاموشی ہی بہتر سمجھتے ہیں۔

ہمعصر بدر قادیاں نے ہمارے ایک نوٹ پر اپنے اخبار مطبوعہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۹ء میں "نورافشاں کے ایڈیٹر پر وہ روٹی اور شراب حرام" کے عنوان سے ایک نوٹ درج کیا ہے جس میں وہ تحریر کرتے ہیں کہ جو عشائے ربانی کے دن گرجہ کے اندر مسیح کا گوشت اور خون سمجھکر کھائی پی جاتی ہے اس وقت تک جبکہ وہ اپنے فقرہ ایڈیٹوریل مورخہ ۹ جولائی "قرآن اگرچہ ایک آدمی نے لکھا ہے پر اس میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے" کا ثبوت نہ دیوے۔ قرآن موجود ہے اور وہ اپنی صداقت کی دلیل لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا پیش کرتا ہے۔ الخ۔ اس کے جواب میں ہم صرف وہ حوالے پیش کر دیتے ہیں کہ جن سے اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ طول کے خوف سے ہم کو پورا لکھنے سے گریز ہے پر اگر ان سے بھی تسلی نہ ہو تو پورا مضمون لکھنے کی تکلیف بھی گوارا کی جائے گی۔ مشتے نمونہ از خروارے کی مثال کے مطابق چند حوالے ذیل میں ہیں۔

۱۔ خدا ایک ہے پارہ ۱۵ اعراف رکوع ۴ آیت ۳۳۳۴۲
اختلاف خدا فریب کرتا ہے پارہ ۳ عمران رکوع ۵ آیت ۵۳۔ انفال ۴ رکوع ۱۳ آیت ۔

۲۔ اللہ نیکی کا بانی ہے پارہ ۵ نسا رکوع ۲ آیت ۷۸
اختلاف خدا گناہ کا بانی ہے پارہ ۹ اعراف رکوع ۲۲۔ آیت ۱۸۰۔ نحل رکوع ۱۳ آیت ۹۵۔

۳۔ عورتوں پر زیادتی کرنے کی ممانعت پارہ ۲ بقر رکوع ۲۹ آیت ۲۲۸ اختلاف عورتوں کی کم قدری پارہ ۳۔ بقر رکوع ۳۹ آیت ۲۸۲

۴۔ بدلہ نہ لو صبر کرنا بہتر ہے پارہ ۱۴ نحل رکوع ۴ آیت ۱۲۴۔ اختلاف جیسا کوئی ہم سے سلوک کرے ویسا ہم اس کے ساتھ سلوک کریں پارہ ۲ بقر رکوع ۸ آیت ۱۹۱۔

۵۔ عیسیٰ اپنے لوگوں کا رب ہے پارہ ۱۸ مومنین رکوع ۴ آیت ۵۴ اختلاف۔ عیسیٰ بندہ اللہ کا پارہ ۶ نسا رکوع ۲۴ آیت ۱۷۰۔

۶۔ عیسیٰ روح اللہ کلمہ ہے پارہ ۶ نسا رکوع ۲۳ آیت ۱۶۹۔ اختلاف عیسیٰ بندہ ہے پارہ ۶ نسا رکوع ۲۴ آیت ۱۷۰۔

۷۔ لڑائی اللہ کی راہ میں چاہئے پارہ ۲ بقر رکوع ۲۴ آیت ۱۹۰۔ اختلاف لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

۸۔ معافی نیک کاموں سے ملتی پارہ ۵ نسا رکوع ۵ آیت ۳۰ اختلاف معافی ایمان سے ملتی۔ پارہ ۲۲ احزاب رکوع ۹ آیت ۷۳۔

۹۔ محمد صاحب گنہگاروں کا شافی نہیں پارہ ۷ انعام رکوع ۶ آیت ۵۱ اختلاف پھر ان کو امتی کیوں مانتے ہو۔

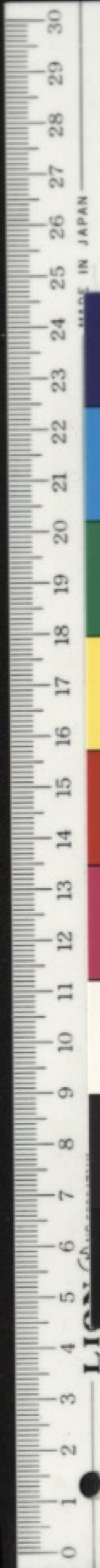
۱۰۔ نجات نیک اعمال سے ہوتی۔ پارہ ۱ بقر رکوع ۹۔ آیت ۸۱۔ اختلاف محمد پر ایمان سے ہوتی۔ پارہ ۳ عمران ۴ آیت ۳۱

۱۱۔ قبلہ کی ضرورت نہیں پارہ ۱ بقر رکوع ۱۴ آیت ۱۱۵ اختلاف قبلہ مقررہ کعبہ ہے پارہ ۲ بقر رکوع ۱۵ آیت ۱۴۵

* بالکل غلط بلکہ صاف بدعت ہے۔

ولایت کے ایک اخبار میں لکھا ہوا تھا۔

"لارڈ سالسبری نے فرمایا کہ مسٹر گلیڈسٹون ایک بڑا عیسائی تھا" اس پر لارڈ مارلے نے فرمایا کہ بات بالکل ٹھیک اور راست ہے۔ مسٹر گلیڈسٹون نہ صرف بائبل کی تعلیمات کو اپنے ہی لئے مفید سمجھتا تھا جن کی وہ بڑی قدر کرتا تھا بلکہ اس کی کوشش تھی کہ ان اخلاقی فضیلتوں کو اپنی قوم میں اور نیز دیگر اقوام میں ان کے تمام معاملوں کے متعلق استعمال کر کے کام و عمل کیا جاوے"۔ یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ اس بڑے مدبر اور دانا شخص کی زندگی کی طاقت کیا تھی۔ وہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ مسٹر گلیڈسٹون صاحب بائبل کے بڑے مطالعہ کرنے والے تھے۔ ان کے روزنامچے سے پتہ لگتا ہے کہ جب وہ ۲۵ سال کی عمر سے ۸۱ سال تک کے تھے ان کی عادت روزمرہ بائبل کی تلاوت کرنے کی تھی چنانچہ لارڈ مارلے فرماتے ہیں کہ ان کے روزنامچے میں ایک جگہ یہ لکھا ہوا پایا گیا "بائبل پڑھی ہوتی" اور جب وہ آکسفورڈ میں تھا وہ اپنی بائبل اور یونانی انجیل کو روزمرہ پڑھا کرتا تھا جیسا کہ اس کے روزنامچے سے معلوم ہوتا ہے وہ اتوار کو تین دفعہ عبادتوں میں شامل ہوتا تھا۔ بائبل کے مطالعہ کے ساتھ وہ زبور اس زمانی بھی پڑھا کرتا تھا اور اس کے علاوہ بشپ ہاسیلز کے سرمن بھی پڑھا کرتا تھا۔ مسٹر گلیڈسٹون کا قول تھا کہ وہ لوگ جو الہی مکاشفہ کو نہیں مانتے وہ قوم پر حکومت کرنیکے قابل نہیں ہیں اور وہ خدا کے کلام کے ایسے دلدادہ تھے کہ کہا کرتے تھے کہ "ہر ایک بڑی آزمائش اور مشکل کے وقت بائبل کے مقدس نوشتوں کا کوئی نہ کوئی فقرہ مجھ پر ایسا ظاہر ہوتا تھا گویا کہ وہ فرشتے کے بازوؤں پر میرے واسطے لایا گیا ہے"۔ غرضکہ مسٹر گلیڈسٹون گزشتہ صدی کے آخر میں نہ صرف ایک دنیاوی بزرگی کے لحاظ سے بڑے آدمی ہوگذرے ہیں بلکہ دینی معاملے میں ایک بڑے مسیحی بھی ہوگئے ہیں۔



شباہت مسیح

پچھلے فقرے پر میرا زیادہ زور ہے۔ غور سے اس تعلق کی بابت سوچو جو خداوند یسوع مسیح اور روح القدس میں ہے ہم اکثر اس کو نظرانداز کرتے ہیں لیکن یہ سچی حقیقت اور موثر ہے روح القدس کا کام خداوند یسوع مسیح کی باتوں کو بتلاتا ہے۔ جب وہ دنیاوی زندگی میں تھا روح اس پر اتری اور اس کو معمور کیا گویا اس کا یہ پنتیکاست تھا یہ وہ دن تھا جبکہ یسوع مسیح نے یردن میں بپتسمہ پایا اور روح کبوتر کی طرح اس پر اتری۔ وہ دن اس کی قدرت کا دن تھا اور وہ روح سے بھرا ہوا مسیح بڑا وسیع اختیار رکھنے والا اور اثر کرنے والا اور پُرشوق اور الہامی طاقت والا اور قادر سب پر فتح پانے والا دکھلائی دیتا ہے۔ مگر وہ روح مسیح کے ساتھ اس طور سے نہیں کیونکہ اس نے اس پر ایک ہی دن کام سب ختم نہیں کر لیا بلکہ وہ صرف اس کا آغاز کام تھا وہ اب آجکل یسوع مسیح کے لئے کام کرتی ہے وہ یسوع مسیح کو جلال دیتی ہے یہ خود یسوع مسیح کی تعلیم ہے مبارک اعشاء کے وقت شہر یروشلم میں جو موثر باتیں یسوع مسیح نے کہیں ان میں سے آخری بات یہ ہے جو اس نے روح کی نسبت کہی کہ وہ میری بزرگی کریگی۔

اب یسوع مسیح آسمان پر جلال پاتا ہے۔ تمام جو نجات یافتہ ہیں اس کو اس کی شان الٰہی میں دیکھتے ہیں اور اس کی پرستش کرتے ہیں اور اس کے جلال کی رونق سے جلالی بنتے ہیں اور آسمانی شکر کا خیال کر کے ہم کو خیال آتا ہے کہ یہ بڑا درجہ ہے لیکن وہی درجہ یا حق یہاں ہوتا ہے کیونکہ یسوع کا جلال زمین پر بھی ہے اور یہ جلال جو روح القدس اسکو دیتی ہے۔ جو اس پر گواہی دیتے ہیں وہ ان کو بھی بدل کر اس کے مشابہ بناتی ہے۔

بھیجا ہو روح القدس سے زمین پر جلال پانا جو یسوع مسیح کو ہوتا ہے کیا ہے؟ روح القدس کو خاص کرنے کے لئے اور یسوع مسیح پر اس کے اعلیٰ درجے کی تاثیر کو ظاہر کرنے کے لئے تم کیا کرتے ہو۔ جس طرح سے روح القدس کو ظاہر کرنے کے لئے تم کیا کرتے ہو اس طرح سے روح القدس کو ظاہر کرنا ضروری ہے باغبان جانتا ہے کہ کس طرح سے سورج کو مختلف رنگوں کو باغ کے درختوں میں نشوونما پانے کے لئے وہ کس طور سے سپیشلائز کرے اور اس کے بغیر وہ رنگ نشوونما پا نہیں سکتے وہ ایسے طریقے اختیار کرتا اور کام میں لاتا ہے کہ جن سے سورج جانتا ہے کہ وہ اس کی کرنوں سے فائدہ اٹھا جاسکتا ہے اور وہ مختلف رنگ پیدا ہوتے ہیں اسی طرح سے پاک روح کو سپیشلائز کرنے کا طریقہ ہے جس سے وہ ہمارے لئے خاص کام کرتی ہے جس سے یسوع مسیح ہم میں جلال پاتا ہے اور ہم میں اس کی جید خوبی آجاتی ہے۔ جب روح القدس یہ کرتا ہے کیونکہ اس کی خدمت کا ایک حصہ ہے پھر جلال یافتہ یسوع مسیح اس روح پر قابض ہوجاتا ہے اور اپنا جلال اس پر ڈالتا ہے اور اس کو اپنی شباہت پر تبدیل کر لیتا ہے آؤ ہم اپنے خیالات کے سلسلے کو یہاں ختم کریں اور ان چیزوں کا شمار کریں کہ جن سے یسوع مسیح کی موافقت پیدا ہوتی ہو دعا۔ ستائش کے گیت عشائے ربانی اور روح القدس کے دیگر ضروری کام۔ تمام اس کی عبادت میں معاون ہیں یہ ہم کو سچائی کی پاک کرنے والی تاثیر کے نیچے لے آتے ہیں۔ اور وہ ہم کو تبدیلی کے پاک خیال کی امنگ کو بڑھاتے ہیں۔ وہ یسوع میں حقیقت کو دکھلاتے ہیں۔ جو زندگی بخش ہے۔ جو کسی کے دل میں گھر کرکے اس پر اثر پذیر ہوتا۔ اور اس کی باطنی تبدیلی کا باعث ٹھہرتا ہے ہم کو اپنے آپ کو اس امر میں نوید ہونے کے خیال کے ساتھ یسوع مسیح کو سونپ دینا ضرور ہے اور محنت کشی اور روحانی معاملے میں جانفشانی بھی مطلوب ہو۔

ہم کو اس درجے تک بن جانا چاہئے کہ ہم اس خیال میں بالکل محو ہو جاویں۔ ہم کو کوشش بلیغ کرنی چاہئے کہ ہم پورے طور سے سب باتوں میں اس کے مطیع ہو جاویں ایسا کہ ہر روحانی جادو سے اثر پذیر ہو جاویں ہمارے خیالات سیکنی میٹالسٹ کرٹک، آرٹسٹ اور ڈوگماٹسٹ نہ ہونے جانے چاہئے۔ لیکن ایک معشوق کے ہونے چاہئے کیونکہ پہلی قسم کے خیالات ہمارے فیلنگز اور ٹیسٹ اور خیالات اور عقل پر اثر کر سکتے ہیں۔ مگر وہ دل پر اور ضمیر پر کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتے اور جب وہ حاصل ہوں تو ہماری شخصیت یسوع مسیح کے پاک اثر کے نیچے آجاوے تاکہ اس کی شکل وشباہت میں مبدل ہو جاوے ایک بڑی عجیب کہانی ہے جو ڈاکٹر ہیلفریچ ملک سکاٹلینڈ کے ایک دیندار شخص نے جو عشائے ربانی کی نسبت بہت عمدہ تصنیف کر گئے ہیں مجھے تبلائی ہے۔ ایک برس کی خوشی زندگی بسر کرنے کے بعد اس کی جورو مرگئی اس کی کوئی تصویر نہ تھی پر اس نے چاہا کہ کوئی ہو۔ گرچہ وہ تصویر کھینچنے کا علم نہیں رکھتا تھا مگر اس نے کہا کہ میں خود یہ کام کرونگا۔ اس نے کینوس اور رنگ لئے اور پورے ۳ روز تک اکیلا ایک کمرے میں رہا وہ بہت تھکا ہوا اور پژمردہ ہو کر کمرے سے نکلا مگر اس نے ایک تصویر بنائی۔ بے رنگ اور خوبصورتی کے جو کوئی دوسرا شخص بنا نہیں سکتا تھا جس نے دیکھا اس نے کہا کہ یہ بالکل درست ہے یہ کیوں ایسی ٹھیک اتری؟ اس کا سبب عشق تھا جس کے سبب سے یہ ہو سکا۔ یسوع مسیح کی محبت میں محو ہونے کا خیال ایسا ہے اور اس سے ہم اس کے ہم شکل ہو سکتے ہیں پہلے مقدس بڑی حقیقت اور اداکے سبب یوحنا مقدس تصویر یسوع مسیح کی ٹھیک کامل صورت میں بنا گئے تھے وہ ایسا کرنے میں حق پر تھے۔ کیونکہ محبت ہی ہے جو ہم شکل بناتی ہے۔

اے میرے ہم خدمتو اس تمام بیان سے

یہ نکلتا ہے کہ زیادہ تر خداوند یسوع مسیح کے نزدیک آجاؤ بلکہ اُس کے ساتھ مل جاؤ۔ اس کی خاصیت اور خصلت کیساتھ اپنے آپ کو ملالو۔ اُس کے اثر کو اپنے اوپر کام کرنے دو۔ اس کے کلام کو سوچو اور غور کرو۔ اس کے نمونے پر چلو۔ اس کے لئے ہر بات میں منتظر رہو۔ اس کی باتوں پر نہایت توجہ اور غور سے سب سے زیادہ توجہ لگاؤ۔ خاص اس پر غور کرو۔ اس کے موافق کام کرو۔ اس کے روبرو اپنے دلوں کو کھلا رکھو۔ اس کو پیار کرو۔ اس کو اپنے میں جلال کی اُمید بنانے دو۔ اور رفتہ رفتہ جو کچھ تم اُس میں قابل تعریف دیکھتے ہو اور جو کچھ اپنی نظروں میں عمدہ خیال کرتے ہو وہ سب تم میں پیدا ہو جاویگا۔

خدا کرے کہ دن بدن اس نبی کا نظارہ ہمکو حاصل ہوتا رہے اور یہ نیا نظارہ ہم میں سے ہر ایک کی نئی پیدائش اور زندگی کا باعث ہو اور وہ نئی زندگی ہماری شخصیت کو تبدیل کر کے جلالی بناتی جاوے اور وہ دنیا کو نظر آوے اور یسوع مسیح کی الٰہی طاقت کا اظہار کا سبب ٹھہرے۔ اور روحانی تاثیر کے نئے برکتوں کا مرکز بنے اور روحوں کے جینے اور ان کو روشن کرنے اور یسوع مسیح کی شکل میں مبدل کرنے کا وسیلہ ٹھہرے۔ خداوند یسوع مسیح کی مانند بنجانے سے دوسروں کو اس کے موافق بنانے کا اوزار بنیں۔

ہم بمبئی گارڈین مطبوعہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء میں یہ خبر پڑھکر بہت خوش ہوئے کہ۔ ٹراونکور اور کوچین کے بشپ صاحب اپنے علاقے کے پہاڑی حصے میں دورہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ وہاں ایک مسیحی جماعت پائی گئی ہے جس میں بہت سے مسیحی شامل ہیں اُنہوں نے ایک گرجے کی تعمیر کے لئے ۱۲ ہزار روپیہ جمع کیا ہے اور مسیحی جماعت نے ۲۰۰۰ روپیہ دیا ہے۔

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی ایل ٹھاکرداس

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

پھر یاد رہے کہ اگر یسوع اپنے وقت میں ملکی شخص بنتا جیسا کہ تھیوداس گلیلی وغیرہ بنے تھے تو ممکن ہے۔ بلکہ اغلب ہے کہ ان مورخوں میں سے کوئی نہ کوئی اُس کا ذکر بھی کر دیتا۔ خصوصاً یوسیفس۔ مگر ملکی اور قومی شورشوں کے لحاظ سے تو یسوع ناصری اپنے زمانہ میں ایک نامعلوم سا شخص تھا۔ ایسے آدمی کی ملکی مورخوں کو کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ اور علاوہ ازیں اس کی تواریخ ایسے معتبر گواہوں نے لکھی ہے جو ایسے دور دراز ملک اور وقت کی اُلٹی گواہیوں کی محتاج نہیں جیسا ہم اندرونی ثبوت کے تحت میں واضح کر چکے ہیں۔ اور ایسی تواریخ کو وزیر چند صاحب ایسی کچی دلیل سے توڑنا چاہتے ہیں!!

باوجود اس کے کیا مضائقہ ہے اگر بعض مورخوں نے یسوع کا ذکر نہیں کیا۔ اور کئی قسم کے مورخ ہیں جنہوں نے خاصہ ذکر کیا ہے جن کے نام ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ اور ان کے علاوہ اور بہت ہیں جنہوں نے یقین کے ساتھ گواہی دی تھی اور عیسائی ہو گئے تھے اور ان کی گواہی زیادہ تر مستند ہے۔

اول۔ غیر قوم مورخوں کی کتابوں کے بیانات جو یسوع ناصری اور اس کے پیرووں کی بابت مقدس راویوں کے بیان کی تائید کرتے ہیں۔

ٹاسیٹس رومی مورخ نے مسیح یسوع کی موت سے ستر برس بعد ان واقعات کی بابت لکھا جو اس عجیب موت سے ۳۰ برس بعد وقوع میں آئے تھے۔ نیرو بادشاہ کے عہد میں روم شہر میں آتشزدگی کی بابت لکھتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ نیرو پر سے اس بدنامی کا الزام کہ اس نے خود شہر کو آگ لگانے کا حکم دیا تھا۔ نہ تو ان کوششوں سے اور نہ لوگوں کو انعام دینے سے اور نہ دیوتوں کو نذرانے چڑھانے سے دور ہو سکا لہٰذا اُس نے اس افواہ کو بند کرنے کے لئے یہ جرم ایک گروہ پر لگایا اور اُس پر نہایت بے رحمی کی سزا میں جاری کیں جو اپنے جرائم کے سبب نفرت انگیز سمجھے جاتے تھے اور عوام ان کو کرسچن (مسیحی) کہتے تھے۔ اس نام کا بانی مسیح تھا جو طائبیریس کے عہد میں جب پنٹس پائلیٹ حاکم تھا مجرم کی طرح قتل کیا گیا تھا۔ یہ فاسد بے دینی جو اس طرح کچھ عرصے کے لئے روکی گئی پھر شروع ہو گئی تھی اور نہ صرف یہودیہ میں پھیلی جہاں سے یہ خرابی جاری ہوئی تھی۔ بلکہ روم میں بھی جہاں دنیا کی ہر ایک بری چیز دخل پا لیتی ہے۔ بعضے جو اپنے فرقے کے اقراری ہوتے تھے گرفتار کئے جاتے تھے۔ اور بعد ازاں ان کے بتلانے سے ایک بڑی گروہ گرفتار کی گئی جن پر روم کو آگ لگانے کے جرم کا فتویٰ نہیں لیکن انسان کے دشمن ہونے کا فتویٰ لگایا گیا۔ ان کے قتل کے وقت ان کی تکلیفوں کو بڑھانے کے لئے اُن کی بے عزتی اور ٹھٹھے بازی کی جاتی تھی۔ کیونکہ بعضوں کو جنگلی جانوروں کی کھال پہنائی جاتی تھی۔ اور کتوں سے مروائے جاتے تھے۔ بعض صلیب دیئے جاتے تھے۔ اور بعضوں کو نفت ملی ہوئی چادروں میں لپیٹتے تھے اور شام کے وقت وہ جلائے جاتے تھے۔ تاکہ رات کو دیوال کا کام دیں۔"

(اینلس کتاب ۱۵۔ باب ۴۴)

باقی آئندہ

ویدک شناستگی

"Jivayajam jiva yajana sahitam yajnam yadva yena nishpádyam yajatē"

Sayanácharya

"Vwam hostiam mactat."

Rosen.

"Sacrifice d'une victime vivante"

Langlois.

"Animal sacrifices"

K. M. Banerjea

"Sacrifice of life"

Wilson.

"The expression, however, is not incompatible with the practice of killing a cow for the food of a guest."

Wilson.

It seems to have been anciently the custom to slay a cow on this occasion (the reception of a guest), and a guest was therefore called goghna or cow-killer."

Colebrooke's Religious Ceremonies of the Hindoos.

"Dans ces anciens temps on immolait quelquefois une vache pour complaire aux hôtes que l'on recevait le jour d'un sacrifice solennel; de là vient qu'an hôte ce nom mait goghna;"

Langlois's Rig Veda

"They (the Sutras & the Vedas) distinctly affirm that bovine meat was used as food."

Rajindra Lal Metra
Indo Aryans Vol I Article "Beef in Ancient India"

بابو رمیش چندر دت صاحب اپنے کو ہندو قرار دیتے ہیں اور دونوں میں اہل ہنود کی نظروں میں اپنی قوم کے ایک بڑے ہادی بھی ہیں۔ اُن کے رگوید کا بنگالی ترجمہ کلکتہ کے کئی بڑے نامی پنڈتوں کی مدد سے اور بنگالی گورنمنٹ کے چھاپے خانے سے شایع کیا گیا۔ بہت سے دیسی اور ولایتی ویدک عالموں نے اس ترجمہ کی تعریف کی بیس برس سے اوپر یہ ترجمہ مروج ہے لیکن آج تک ہماری نظر سے ایسی کوئی کتاب نہیں گذری جس میں اس ترجمے کو غلط کہا ہو۔ لہذا بنگال کی عام رائے کے مطابق یہ مستند ترجمہ ہے۔

اب ایسے ایک مترجم جو آپ ہندو ہیں اور جن کے مددگار بڑے بڑے ہندو پنڈت ہیں جب رگوید کھانے کے لئے گوشت اور خصوصاً گائے کے گوشت کا استعمال ثابت کرتے ہیں اور اپنے ثبوت کی تائید میں بڑے بڑے دیسی اور ولایتی ویدک عالموں کی رائے پیش کرتے ہیں تو اس امر میں ہم اور کیا زیادہ کہہ سکتے ہیں

(باقی آئندہ)

لوط کا انتخاب

یہاں غور طلب سوال یہ ہوتا ہے کہ خدا نے تو صرف ابرہام سے یہ کہا تھا کہ تو اپنے ملک سے اور اپنے قرابتیوں سے اور اپنے باپ کے گھر سے اُس ملک کو نکل چل جو میں تجھے دکھاؤنگا وہ لوط کو کیسے اپنے ہمراہ لے آیا؟ ہمارے نزدیک ابرہام کا لوط کو اپنے ساتھ لانا دو سبب سے تھا۔

۱۔ لوط یتیم تھا۔ اس کا باپ حاران کسدیوں کے اُور یعنی اُس سرزمین میں جو دجلا اور فرات کے مابین تھی مر گیا۔ حاران کی موت پر تارح اس کو اپنے ساتھ حاران میں لیگیا۔ لیکن اسے بھی موت نے لوط کی سرپرستی سے برطرف کر کے اور بچوں کو شفیق بزرگ کی مفارقت کا داغ دے کر آسمانی کنعان میں جا بسایا ابرہام نے دیکھا کہ یہ لڑکا نوجوان ناتجربہ کار ہے۔ اب تک نازو نعم میں پلا۔ زمانہ کی گرمی اور سردی تری اور خشکی آزمائی نہیں۔ یہ ملک پرایا۔ لوگ ناشناس۔ مجھے خدا کنعان میں بلاتا ہے۔ اسے یہاں چھوڑتا ہوں نہ کوئی رشتہ دار ہے نہ دوست نہ واقف ہیں اور نہ لحاظ و ملاحظے منہ کے ہوتے ہیں۔ آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ میرے پیٹھ پھیرنے کی دیری ہو کہ یہ اس غریب کو تنہا دیکھ کر خونخوار درندوں کی طرح پل پڑیں۔ آدمی ہوا دوٹ کے تابع ہے کیا جانے میری غیر حاضری میں بیچارے

پر کیا کیا رو بیار اور معضلات آئیں کیسے کیسے دانت کچکچانے اور ہاتھ ملنے پڑیں۔ رنج و راحت کا چولی اور دامن کا ساتھ ہے۔ آج تندرستی ہے کل بیماری۔ آج شادی ہے۔ کل عزاداری اپنے ساتھ لے جاؤنگا۔ میرے پاس ہوگا اس کے برے بھلے کو دیکھتا سمجھاتا رہونگا۔ آنکھوں کو ٹھنڈک ہوگی اور کلیجے کو سکھ۔ غریب یتیم ہے باپ مرچکا ہے۔ دوسرا چچا کالے کوسوں پر ہے یہاں دوسرا نہ کوئی والی ہے نہ بیٹی۔ اگر میں بھی اسے چھوڑ دونگا تو اس کا کیا حشر ہوگا۔ ایسی دور اندیشیوں کے خیال سے ابراہام لوط کو اپنے سنگ لے آیا اور اس کی دلی آرزو تھی کہ اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھے۔

۲۔ ابراہام لاولد تھا۔ ماسوائے ازیں ابراہام اس بات کو بخوبی جانتا تھا کہ میری بیوی سری بانجھ ہے اس کے بطن سے وارث کی امید کرنا گویا سنگ خارا سے موتی اور زنبور سے عسل کا متوقع ہونا ہے یہ میرے بھائی کا فرزند میرا بھتیجا۔ میری جان و جگر میرا اخون ہے اس سے عزیز تر مجھے کون ہے میرے گزرنے پر یہ ڈھور جانور بیشمار اور گلے قطار در قطار پرائے ہاتھوں میں کیوں جائیں جو بیدردی سے اڑائیں اور میری روح کو صلواتیں سنائیں بیچارہ ابراہام لوط کو فرزند کی جگہ جانتا اور پیار کرتا تھا آج اس کو معلوم ہوگیا کہ یہ اتحاد اور زیادہ نہ چلے گا۔ افسوس میری تمام امیدوں اور ساری تجویزوں پر آج پانی پھر گیا۔ میں کیا سمجھتا تھا اور ہو کیا رہا ہے ؎

بہر گلے کہ ہوائے دلم نقاب کشاد
فلک بدامن حسرت نوشت و رفت بباد

لوط نوجوان ہے۔ مجھ بڈھے کی بھلا کیا خاطر میں لائے گا۔ جوانی دیوانی۔ اسے میری دل شکنی اور آزاری کی پرواہ ہی کیا ہے۔ ناچار مصلحت وقت یہی سمجھا کہ ہم دونوں جدا ہوں۔ اور لوگوں کے لئے تماشہ نہیں۔

باقی آئندہ

باتوں کی قیمت

کہتے ہیں کہ کوئی چیلا (شاگرد) اپنے گورو (استاد) سے بہت باتیں یعنی دینی فقرے سیکھ چکا تو چیلا صاحب نے گورو جی سے پوچھا کہ ہے گورو جی ان باتوں کی کیا قیمت ہے۔ گورو جی نے جواب دیا کہ ہر ایک بات کی قیمت سوا سوا سو روپیہ ہے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ گورو جی کی بیوی کا تکلا ٹیڑھا ہوگیا اور چیلا صاحب کو کہا گیا کہ کسی لوہار سے درست کرا لاؤ۔ لوہار نے ایک پیسہ اجرت مانگی۔ مگر چیلا صاحب نے جواب دیا واہ ایک پیسہ کیا چیز ہے۔ میں تجھے سوا سو روپیہ کی ایک بات سنا دونگا۔ لوہار نے کہا کہ چل دور ہو ہم نے ایسی بہت باتیں سنی ہوئی ہیں۔ بیچارا دوسرے و تیسرے لوہار کے پاس گیا اور ایسے ہی جواب سنکر گورو جی کے پاس واپس آیا۔ اور اپنی محنت شاقہ اور بیسود کا حاصل سکھایا (تعلیم) پر رنگا ماتم کرنے۔ تب گورو جی نے ایک ڈبیہ حوالہ کی اور کہا کہ جو کچھ اس میں ہے اسے بیچ لا۔ چیلا صاحب نے ڈبیہ کھول کر دیکھی تو اس میں کوئی چمکدار کئی پہلو والا منکا سا دیکھا۔ کئی دوستوں نے تو اسے صلاح دی۔ کہ ارے اس کانچ کے منکے کی کیا قیمت ہوگی یہ تو دو ہی کا ہی ہے۔ تو بھی کسی صراف کے پاس لے جا۔ صرافوں کی دوکان پر پہنچکر ڈبیا دیدی اور کہا کہ گورو جی اس کی قیمت مانگتے ہیں۔ انہوں نے ڈبیا کھولی اور پردہ در پردہ غلاف اتار کر تو کیا نظر آیا کہ ایک شفاف لمعۂ نور ہیرا ہے جس کی قیمت کا اندازہ ہو نہیں سکتا۔ آخر کار ایک سوا سو روپیہ اور وہی ہیرا واپس ڈبیا میں ڈالکر چیلا صاحب کے حوالہ کرکے کہا کہ اس کی قیمت ہم سے اندازہ نہیں ہو سکتی یہ سوا سو روپیہ ہم نے صرف اس کے دیدار کا نذرانہ دیا ہے۔ زیادہ آداب۔

پیشتر اس کے کہ اس تمثیلی کہانی کا مطلب روشن کیا جائے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کوئی گرنتھی صاحب پاس کھڑا سن نہ رہا ہو۔ یا کوئی مسلمان صاحب لاتقنطوا کا نعرہ مار کر وجد میں نہ آجائے۔ کیونکہ عرصہ ۲۳ سال سے انجیلی بشارت کا کام کر رہا ہوں اور میرا تجربہ ہے کہ اکثر مذکورہ بالا اشخاص میں سے ہماری باتیں سنکر اپنے اوپر لگا لیتے ہیں اور اپنے ہادیوں کی نسبت منسوب کیا کرتے ہیں لیکن ان باتوں کی قدر و قیمت صرافوں ہی کے کان پرکھتے ہیں۔ یسوع نے پاس آکر ان سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو اور انہیں تعلیم دو کہ ان سب باتوں کو مانیں جنکا میں نے تم کو حکم دیا۔ اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہونگا۔

میرا عہدہ سی۔ ایم۔ ایس کی کیٹیکسٹ کا اب نہیں رہا۔ داؤسیس لے سڈر کا لائسنس حاصل کر چکا ہوں۔ کل دن کے ۱ بجے بیوی اور بچے مجھ سے جدا ہو کر جھنگ بار کو چلے گئے ہیں۔ ان کی الوداعی کے بعد سنسان گھر میں اکیلا واپس آیا۔ ان ساری مصیبتوں کے جھگڑے کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ تو ہا ہیں مارا اور رو رو کر دعا مانگ کر سو رہا دیکھا کہ زمین لرزنے لگی فوراً اٹھ بیٹھا اور فرمایا کی۔ آہ کیا ہی لطف اور خوشی کی باتیں تھیں اس کی طرف سے جو مصیبتوں میں نہایت مستعد مددگار پایا گیا ہے "آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے"۔ ہاں اسے خداوند خدا کون نہ ڈریگا اور تمجید نہ کریگا؟

کئی سال کا عرصہ گذرا ہے کہ میں نے نور افشاں میں ایک مضمون لکھ کر ارسال کیا تھا کہ جب انسان پھینک دیتے ہیں تب خدا اٹھا لیتا ہے۔ مگر معلوم نہیں کیوں نہ چھاپا گیا۔ ؎

گرچہ میں ہوں گنہگار سب سے بڑا
پر میرے منجی سا منجی بھی کہیں ہے۔

م۔ ع



میں وہ ہی آدمی ہوں

انگلستان کے ایک قصبے میں سنیچر کی شام کے وقت ایک آوارہ گرد ایک غریب خانے کے دروازے پر حاضر ہوا۔ اُس کی صورت اور میلے کچیلے کپڑے دلالت کرتے تھے کہ وہ کوئی نہایت ہی مصیبت زدہ شخص ہے پر اپنی رفتار و گفتار میں نیک اور حلیم طبع معلوم ہوتا تھا اُس غریب خانے میں میرا ایک دوست اتوار کی شام کو وعظ و بندگی کیا کرتا تھا۔ یہ شخص ایک سرگرم عیسائی اور غریب پرور شخص ہے اس اتوار کی عبادت کے وقت انہوں نے مسیح کی تمثیل فضول خرچ بیٹے کی بابت وعظ کیا اور دوسرے دن وہ آوارہ گرد جس کا ذکر اوپر ہوا رخصت لیکر چلا گیا۔

بہت عرصے کے بعد صبح کے وقت ایک صاحب اس ہی غریب خانے کے دروازے پر آئے اور مہتمم کا نام لیکر ملاقات کی درخواست کی جب مہتمم صاحب حاضر ہوئے تو صاحب نے اُن سے غریب خانے کی رجسٹر طلب کی۔ مہتمم صاحب نے یہ سمجھ کے کہ یہ کوئی انسپکٹر یا پولس کا جاسوس ہوگا۔ عرض کی کہ رجسٹر دکھلانے کا کسی کو حکم نہیں ہے اس پر اس صاحب نے آپ خود رجسٹر کی فلانی تاریخ اور نام کو دکھلایا۔ مہتمم نے دیکھکر بتلایا کہ ہاں ایسا شخص اُس روز غریب خانے میں داخل ہوا اور اس کے چال چلن کی نسبت بھی تعریف کی شہادت مندرج ہے لہذا لکھا گیا تھا کہ وہ شخص اپنا کام کرکے پیر کے روز چلا گیا تھا۔ صاحب نے شکرگذاری کرکے فرمایا۔ کہ و۔ **میں وہ ہی آدمی ہوں** مہتمم نے متعجب ہوکر کہا آپ ہی؟ صاحب نے فرمایا ہاں میں ہی تھا جو اس سنیچر کی شام کو آپ کے پاس آیا۔ میں پندرہ مہینے تک بیہات میں آوارہ گرد ہو چکا تھا۔ میں نے اپنے باپ کے خوبصورت گھر کو چھوڑ دیا تھا اور اپنا تمام وقت۔ شراب خوشی اور کاہلی میں صرف کرتا پایا۔ اُس پر اس نے پوچھا کیا کہ اس اتوار کی عبادت میں کیا حال ہوا اور کہ واعظ نے اپنے درس میں کیا نصیحت کی تھی۔ اور کہ خدا نے اُس نصیحت کے وسیلے سے کس طرح سے مجھ کو گناہ سے قایل کیا۔ لہذا میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اسی وقت اپنے دل میں ٹھانا۔ کہ میں اپنے باپ کے گھر جاؤنگا۔ میرے باپ کا گھر سو کوس کے فاصلے سے زیادہ دور تھا لیکن تین دن کا سفر کرکے میں دروازے پر جا پہونچا۔ اور دروازے پر جب کھٹکھٹایا۔ دربان اندر سے کھولکے کہنے لگا "کیا آپ آئے ہیں"؟ میں نے کہا ہاں۔ کیا میرا باپ گھر میں ہے؟ دربان بولا ہاں۔ میں نے پوچھا کہاں ہے؟ دربان نے جواب دیا کہ وہ دفتر میں ہونگے۔ میں نے کہا۔ کہ میں اکیلا اُن کے پاس جاؤنگا۔ اور اتنا کہکر میں دفتر کے دروازے کے پاس جاکر اس کو کھٹکھٹایا تو میرے باپ نے کہا "اے جان اندر آؤ" اور جب میں دروازہ کھولکر اندر گیا تو میرا باپ چوکی سے اٹھا اور ہاتھ ملایا اور کہا کہ میں تم کو دیکھنے سے بہت خوش ہوں۔ اور نہایت خوش ہوں کہ تم واپس آئے ہو۔ اور ایک کنجی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ وہ تمہارے کمرے کی کنجی ہے۔ سیڑھی پر چڑھ کے اپنے کمرے میں جاؤ اور غسل کرو۔ تمہارے کپڑے وہاں موجود ہیں۔ اُن کو پہنکر نیچے آؤ۔ اور کھانے کے کمرے میں میں ملونگا

بس اتنا ہی کہا پھر کسی طرح کی ملامت نہ کی۔ باپ نے مجھے دفتر میں پھر بٹھایا اور اپنے کام میں مجھے شریک کیا۔ اگر آپ کو اس غریب خانے کے واسطے کسی رقم روپیہ کی ضرورت ہو تو مجھے خبر دیجئے تو میں آپ کو مبلغ ۵۰ روپیہ دونگا۔

جب مہتمم صاحب نے اس قصے کو عبادت کیوقت سنایا تو اس کا ایسا اثر ہوگیا کہ کئی ایک آدمیوں نے آوارہ گرد و حالت کو چھوڑ کر خدا کیطرف رجوع کیا اور نیک بن گئے

(از لائیف آف فیتھ۔ مترجم ای۔ ایم ڈوبیو)

مباحثہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اور کہنے لگے وہاں جناب اگر آپ لوگ ویسی ہی دنیا چاہتے ہیں تو فرمایئے میں جاؤں۔ اُس پر اسیس پی جی مشن کے پادری جے فرانگ صاحب کھڑے ہوگئے۔ اور فرمانے لگے نہیں جناب بندہ تیار ہے فرمایئے اور مولوی مذکور کے شاگردان کے لئے میز کرسی اور ایک گٹھہ کتابوں کا لے آئے اور مولوی صاحب مذکور کرسی نشین ہوئے۔

پادری صاحب۔ جناب مولوی صاحب پیشتر گفتگو شروع ہو بہتر ہو کہ لفظ زنا کے معنے کا فیصلہ ہو جائے آپ کے نزدیک قرآن کی تعلیم کے موافق زنا کس کو کہتے ہیں۔ ہماری انجیل کی تعلیم کے مطابق ایک وقت میں ایک بی بی سے زائد کی خواہش رکھنا زنا ہے۔

مولوی صاحب۔ جناب پہلے آپ یہ فرمایئےگا آپ نے جو یہ معنے پیش کئے ہیں کیا یہ لغوی یا اصطلاحی ہیں۔

پادری صاحب۔ جناب من لغوی اصطلاحی تو جانتا نہیں اور لفظی بحث کرنا فضول ہے چونکہ میں مولوی صاحب نہیں۔ میں ان باتوں سے کبھی واقف نہیں جو میں نے پیش کیا ہے یہ انجیل کی تعلیم ہے اگر آپ اس کو غلط سمجھتے ہیں تو اس کی تردید کیجیئگا۔ اور اپنی تعریف پیش کیجیئگا۔

مولوی صاحب۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ پادری صاحب اصطلاح سے واقف نہیں

کہ یہ معنے لغوی یا اصطلاحی ہیں۔ پادری صاحب جب تک یہ نہ بتلائیگا آیا یہ لغوی ہے یا اصطلاحی ہے۔ پھر کیسے مباحثہ کرینگے گویا آپ نے یہ کہا کہ یہ نیم کا درخت ہے لیکن درخت تو سینکڑوں قسم کے ہوا کرتے ہیں۔

پادری صاحب۔ جناب مولوی صاحب میں عرض کرتا ہوں کہ لفظی بحث نہیں کرنا چاہتا میں نے آپ کے سامنے زنا کی تعریف کردی ہے۔ اگر آپ اس کو غلط سمجھتے ہیں تو تردید کیجیے گا اور اپنی تعریف قرآن کی تعریف کے مطابق پیش کیجیئگا۔

مولوی صاحب۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ پادری صاحب نہیں بتلا سکتے کہ یہ معنے لغوی ہیں یا اصطلاحی ہیں۔ خیر میں اس کی تردید کرتا ہوں جناب یہ معنے جو پادری صاحب نے پیش کئے نہ یہ لغوی نہ یہ اصطلاحی ہیں اس سبب سے غلط ہیں۔

پادری صاحب۔ جناب مولوی صاحب میں ناحق وقت ضایع کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ میں آپ کی تردید کو منظور کرتا ہوں آپ زنا کی تعریف کریں اور آگے بڑھیں۔

مولوی صاحب۔ جناب پادری صاحب اور حاضرین قرآن میں زنا کی سخت مخالفت ہے اور گناہ کبیرہ سمجھا گیا ہے قرآن کہتا ہے زنا تو درکنار ہے زنا کے قریب ہی مت جاؤ۔ یہاں تک کہ ہماری تعلیم کے مطابق دست بوسی کی خواہش کرنا بلکہ کسی عورت کی آواز سننا اور دیکھنا بھی زنا ہے۔

پادری صاحب۔ جناب جو کچھ کہ میرے مہربان مولوی صاحب نے زبان مبارک سے فرمایا درست ہے ہماری انجیل کی تعلیم بھی ہے اگر کوئی شخص کسی عورت پر بری نگہ سے دیکھتا ہے چنانچہ وہ اپنے دل میں اسوقت زنا کر چکا۔ لیکن یہ نہیں کہ کسی عورت کا آواز نہ سنو اور نہ دیکھو کیونکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے عورتوں کو تعلیم دی چنانچہ محمد صاحب بھی عورتوں کو خوب تعلیم دیا کرتے تھے۔ اور مولوی صاحب اور نیز ہم روز روز عورتوں کو تعلیم کرتے ہیں اور آواز مستورین سنا کرتے ہیں اور شکل دیکھا کرتے ہیں مولوی صاحب زنا کی تعریف کریں اور درس ضروری ہیں تو بہتر ہوگا۔

مولوی صاحب۔ بڑے تعجب کی بات ہے پھر بھی میرے دوست پادری صاحب زنا کی تعریف دریافت کرتے ہیں۔ جناب قرآن کی تعلیم کے مطابق کسی غیر عورت سے دست بوسی کی خواہش کرنا زنا ہے۔

پادری صاحب۔ جناب مجھے آپ کی تعریف سر و چشم منظور ہے اب میں ایک سوال کرتا ہوں اگر زنا گناہ ہے تو یہ فرمائیگا۔ تو خدا سے اس کو کیا نسبت کیا وہ خدا کی ذات و صفات کے خلاف نہیں جبکہ اس کی ذات صفات کے خلاف ہے۔

حاضرین نے سنا تھا کہ مولوی صاحب نے فرمایا کہ زنا جو ہے گناہ اور خدا کے ذات صفات کے خلاف ہے پس خدا حکم زنا کی نسبت ہرگز نہیں تبدیل کرسکتا کیونکہ خدا ازلی ہے وہ پاک ذات ہے وہ کامل ہے۔ وہ لاتغیر وہ لاتبدل ہے۔ وہ احکام شریعت جو اُس کی ذات و صفات پر مبنی ہے لاتغیر اور لاتبدل ہے۔ اور اب ہم دیکھتے ہیں اور مولوی صاحب اسبات کے قایل ہیں کہ خدا ازلی نے شروع سے دنیا میں آدم کو ایک بی بی دی حالانکہ اس وقت خدا کو کل دنیا آباد کرنا تھا اسوقت بلحاظ ایک بی بی سے شاید زیادہ مصلحت سمجھی جاتی تھی لیکن خدا ذات پاک سے آدم کو ایک بی بی عنایت کی اور اس فعل سے ایک مرد کے واسطے ایک ہی بی بی ایک وقت میں جائز کی پس کثر الاجوا زنا جائز ٹھہرتا ہے۔

مولوی صاحب۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ پادری صاحب اپنی کتاب کے قصے کہانیوں سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ خدا نے ایک بی بی جائز رکھی۔ جنابمن یہ قصے کہانیاں اس بات کا ثبوت نہیں ایک بی بی سے زیادہ کرنا زنا ہے۔ اب فرمائیگا کہ کہیں خدا حکم دیا ہے یا آسمانی کتاب کے درمیان شریعت ہے ایک بی بی سے زیادہ کرنا ممانعت ہے۔

پادری صاحب۔ جناب مولوی صاحب آپ جانتے ہیں۔ خدا آپ کی اور ہماری طرح جسمانی زبان نہیں رکھتا ہے کہ وہ شریعت یا حکم ہماری اور یا آپ کی طرح دیا کریں۔ آپ اور ہم ہی اسبات کے قائل ہیں کہ خدا اپنی شریعت اور یا حکم دو قسم سے ظاہر کرتا ہے اپنے کلام سے یا اپنے الہام سے چونکہ خدا علیم کل اور ازلی ہے پس ہر ایک بات اس کے ازلی علم میں موجود ہے۔ اور چونکہ خدا پاک ذات اور کامل ہے۔ اس کے ہر ایک کام اس کی پاک ذات اور کاملیت کے موافق ہوا کرتے ہیں۔ پس خدا کا یہ کام یعنی آدم کو پیدا کرنا اور ایک ہی بی بی اس کے ہمراہ دینا اس کے ازلی علم میں موجود تھا۔ اور اس کی پاک ذات کے موافق تھا پس یہ کام اس کی پاک اور ازلی مرضی کا اظہار تھا۔ اور چونکہ اخلاقی شریعت اور الٰہی احکام خدا کی مرضی کا ظہور میں کرنا ہے پس خدا کی مرضی کا اس کے کام میں ظاہر ہونا ہے یہی خدا کا حکم اور ازلی شریعت ہے۔

مولوی صاحب۔ میرے دوست پادری صاحب اسبات سے واقف نہیں حکم زمانہ کے لحاظ سے تبدیل ہوا کرتے ہیں نئے احکام نئے احکام جاری کرتے ہیں اور پرانے حکموں کو منسوخ کرتے ہیں پس محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے پرانے حکموں کو منسوخ کرکے نئے حکم جاری کئے۔ ایک سے زیادہ بی بی نکاح میں لانا جائز کیا ہے۔

پادری صاحب۔ جناب مولوی صاحب آپ کیسے خلاف بات فرماتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زمانے کے احکام با اعتبار احتیاط زمانہ نبی کے احکام تبدیل کرتے ہیں۔ لیکن آپ کس منطق سے



ان کو خدا سے تشبیہہ دیتے ہیں۔ زمانے کے حکام حادث ہیں لیکن خدا ازلی ہے زمانے کے حکام ناکامل ہیں اور خدا کامل ہے۔ اور آپ مان چکے ہیں کہ خدا کے اخلاقی احکام تبدیل نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ خدا کا اصلی ولا تبدیل ذات و صفات پر مبنی ہے۔ بیشک ان احکام شرح کرنے والی اپنے زمانے کی روشنی اور اپنے علم کے مطابق اپنی تشریح میں فرق کریں تو کریں لیکن وہ فعل جو اخلاقی شرح ایک دفعہ ناجائز ہوئی۔ مگر اس کو جائز نہیں کرسکتے۔ بس ہمیشہ زنا زنا ہی رہیگا۔

مولوی صاحب۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے دوست پادری صاحب اپنی بات پر قایم نہیں۔ اب دیکھئے کہ پادری صاحب نے پھر اپنی زبان مبارک کو لوٹایا جناب آپ فرماچکے ہیں کہ زنا خدا کے ذات و صفات کے خلاف ہے پس اس وجہ سے حادث ہے اور اس سبب سے اس کا تبدل و تغیر ممکن ہے۔ پس جو حرکت ایک وقت میں ناجائز گردنگی وہ دوسرے وقت میں جائز ٹھہرا جاسکتی ہے۔

پادری صاحب۔ میرے مہربان مولویصاحب آپ نے مجھے اور پبلک کو خوب مغالطہ دینے کی کوشش کی مگر جناب ایسی گفتگو میں لازم ہے حق کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ زنا تو ایک فعل ہے یا۔ اس فعل کی خواہش اور اسی فعل کو زنا کہیگا۔ جو زنا کسی کل خاصیت رکھتا ہو وہ کسی اور کو بس تبدیلی سے آپ کا کیا مقصد زنا معدن یا غیر معدن حادث شبہ نہیں کہ اس میں تغیر و تبدل پیدا ہو پس زنا محض زنا ہے۔

مولوی صاحب۔ میرے دوست پادری صاحب کی باتوں سے نہایت تعجب معلوم ہوتا ہے۔ جناب جب کسی کو سانپ کاٹتا ہے۔ اس کے چنگا ہونے کے واسطے منتر بھی ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح جبکہ خدا پاک سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کی امت کو ایک سے زیادہ بی بیاں کرنے کی اجازت دی اس کے ساتھ منتر بھی بتلادیا ہے۔ جس سے وہ کام زنا نہ رہے اور جبکہ ہم عورتوں کو نکاح میں لاتے ہیں تو ان سے پھر دست بوسی کرنا زنا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نکاحی بیبیوں سے دست بوسی کرنا درست و جائز ہے۔

پادریصاحب۔ ہاں مولوی صاحب کیا خوب منتر ہے جو کہ زنا کو جائز کرے اور خدا کی پاکیزگی اور کاملیت اور لاتبدیلی کو باطل کرے اب ذرا دیکھئے کہ مولوی صاحب کا یہ مسئلہ کہ نکاح دست بوسی کو جائز کرتا ہے آیا ہر امر میں جائز ہے یا نہیں مولویصاحب نے زنا کی یوں تعریف کی کہ کسی غیر عورت کو دست بوسی کی خواہش سے دیکھنا زنا ہے اب غور کیجئے کہ غیر عورت سے کیا مراد ہے کیا مولویصاحب کیا غیر عورت وہ ہی نہیں جو نکاح میں نہ ہو۔

مولویصاحب۔ جی ہاں وہی۔

پادریصاحب۔ بس جناب جس وقت ایک عورت نکاح میں آچکی ہو تو دنیا کی سب عورتیں غیر عورتیں ٹھہریں۔ چنانچہ پھر دوسرے نکاح کی خواہش کرنا ایک غیر عورت کا خواہش کرنا ٹھہرا اور اس بات کا ہر کوئی قایل ہے کہ دوسرے نکاح کی آرزو اسوقت پیدا ہوگی جبکہ ایک عورت سے طبیعت نہیں بھرتی یعنی دست بوسی اور ہم آغوشی کی خواہش نکاح ہونے سے پہلے پیدا ہوگی پس جب نکاح سے پہلے غیر عورت سے خواہش پیدا ہوئی مولویصاحب کی زنا کی تعریف کے مطابق پیشتر اس کے کہ نکاح کا منتر پڑھا جائے زنا صادر ہوچکا بس ثابت ہوا کہ دوسرا نکاح بغیر زنا کے صادر ہوئے ہو نہیں سکتا۔ اور جناب من جو تعریف میں نے پیش کی تھی اور جس کی آپ نے تردید کی تھی۔ قایم رہے کہ ایک ہی وقت میں ایک بی بی سے زیادہ خواہش رکھنا زنا ہے۔

مہربان مولوی صاحب یہ لفظ خواہش تو آپ کی ہی زنا کی تعریف میں آیا تھا خیر یہ بھی سہی اب دیکھئے سزا اور جزا اس فعل پر صادر ہوسکتا ہے جو اخلاقی ہو۔ اخلاقی فعل وہ ہوا کرتے ہیں جو بلا ارادت ہو اور بلا ارادت فعل میں خواہش کا ہونا ضرور ہے۔ پس مولوی صاحب گناہ یا بدی کی بنیاد خواہش پر ہے اور چونکہ زنا فعل بلا ارادت ہے میں جبتک کہ خواہش نہ پیدا ہو نہ فعل ہوسکتا ہے نہ گناہ ہوسکتا ہے۔

مولوی صاحب۔ جناب پادری صاحب قرآن کی اور ہماری رسول مقبول کی فضیلت اور کتابوں اور نبیوں کی اس میں ہے کہ جو چیزیں خدا نے اور کتابوں اور دیگر نبیوں پر ناجائز کی تھی۔ قرآن میں اور حضرت کی اور ان کی اُمت کے واسطے جائز کردیں اور آپ لوگ جانتے ہیں جس پر ملکہ وکٹوریہ خوش ہوا کرتی تھیں اُن کو بہت سا انعام دیا کرتی تھیں۔ اسی طور پر ہمارے رسول مقبول خدا کے محبوب اور اس کو نہایت عزیز تھے اور اس سبب خدا نے اپنے محبوب کو ایک سے زائد بیویوں کا عقد میں لانا بطور انعام کے بخشدیا اور یہ انعام صرف ہمارے رسول مقبول اور اُن کی اُمت کے واسطے ہے نہ کہ اوروں کے واسطے

پادری صاحب۔ بڑے تعجب کی بات ہو۔ کہ مولوی صاحب کی زبان مبارک سے خدا کی شان میں ایسے کفر کے کلمے نکلے جو کہ ابھی مولویصاحب نے خدا کی ذات و صفات کی نسبت فرمایا تھا۔ آپ نے ان کلموں سے بالکل باطل کردیا اگر خدا ایک ذات ہے۔ تو اپنے کوئی محبوب کیواسطے ناپاکی کے فعل پر ہرگز جائز نہ کریگا اور اگر وہ کامل اور منصف ہے تو ہرگز کسی کی طرفداری نہ کریگا۔ علی ہذالقیاس مولوی صاحب نے ابھی پچھلے کلموں سے صاف اور صریح طور سے ثابت کردیا کہ قرآن کا خدا انبدات ہے۔ اخلاقی نہیں جسمیں نیکی اور بدی اور راستی اور ناراستی کی مطلق تمیز نہیں۔ باقی آئندہ

انتخاب الاخبارات

بستر میں ریوالور ۱۶ ماہ حال کو پونہ ریلوے اسٹیشن کے مال گودام میں ایک پارسل پہونچا جو پونہ انگلش اسکول کے ایک طالب علم واسدیو کرشن ہرپے کے نام پر تھا۔ یہ پنجم آباد سے آیا تھا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ بستر ے کو ایک بنڈل میں باندھ کر بھیجا گیا ہے۔ ریلوے پولس نے اس بنڈل کو کھولا۔ تو اُس میں سے ایک ریوالور نکلا۔ لڑکے کو بلایا گیا اور اس بنڈل کے متعلق دریافت کیا گیا۔ اُس نے کہا کہ پارسل تو میرا ہی ہے لیکن میں نے ریوالور کے لئے کسی کو نہیں لکھا تھا اور اسلئے میں نہیں جانتا کہ یہ مجھے کیسا بھیجا گیا ہے تحقیقات ہو رہی ہے۔

گوروکل سٹاف اس انسٹی ٹیوشن میں لوگ اچھا حصہ لے رہے ہیں۔ گویا ملک کے کل ہندؤوں کی نظر ادھر ہی لگ رہی ہے دل کھولکر چندہ جمع ہو رہا ہے اور آجکل اس کا سٹاف بھی عمدہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس وقت سات گریجوایٹس اس میں کام کر رہے ہیں۔ یہ قاعدہ ہے کہ جس طرف انسان توجہ لگاتا ہے اس کو بہم پہونچا سکتا ہے۔ گریجوایٹس کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

مہاشہ رام دیو ۔ بی۔ اے

" بال کرشن۔ ایم۔ اے

" سیتارام۔ بی۔ اے

" گوردھن۔ بی۔ اے

" بھگیارام۔ بی۔ اے

" بجیشور۔ بی۔ اے

" گھنشیام سنگھ گپتا۔ بی۔ اے۔ ایس۔ ایل۔ بی۔

شکار کیوقت اپنا شکار کیا بمبئی گارڈین ناقل ہے کہ مسٹر ایچ سینٹ جان ڈیس ریاج کمار کالج کے وائس پرنسپل جو مسٹر میں ہین کی غیر حاضری میں تعینات تھے۔ مقام راجکوٹ میں پرندوں کا شکار کرتے کرتے خود شکار ہو گئے وہ بندوق کے ساتھ ہی پھسلکر گر پڑے اور بندوق جو بھری ہوئی تھی اُن کے گلے میں چل پڑی اور وہ نشانہ ہو گئے۔

بجری چور کلکتہ کے نیچے چند میل کے فاصلے پر ایک بجری کشتی تھا جس میں چند ایک آدمی سوار تھے اور بہت سا قیمتی مال بھی لدا ہوا تھا رات کے وقت ایک دوسری کشتی پر ۱۰ آدمیوں نے جو ہتھیاروں سے مسلح تھے حملہ کیا اور تمام اسباب اپنی کشتی پر لادکر بڑی تیزی سے اپنی کشتی کو چلا کر غائب ہو گئے اور نیز یہ خبر بھی درج ہے کہ چند روز ہوئے کہ سیرامپور کے نزدیک ایک بابو کے گھر میں سے چور ۰۰۰ ۱۰ روپیہ چرا کر لے گئے اور کچھ پتہ نہیں لگا۔

انگلستان میں پریس کی قدر انگلستان میں اخبارات کی وقعت اس سے ظاہر ہے کہ وہاں پرنٹروں کو پنشن دینے اور ان کے یتیموں کی خبرگیری کے لئے ایک انجمن ہے جس کے ۶۷ ویں سالانہ جلسے کی صدارت ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز نے منظور کی ہے۔ اور جلسہ مذکور میں اکثر وزرا و رؤسا اور سفرائی ممالک شامل تھے ۱۸۹۵ء میں ملک معظم اس جلسے کے صدر نشین تھے۔

دلیعہد بہادر نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ پریس ایک برکت ہے۔ جو ہر سپ سینیشی لک صنعتی معلومات بہم پہونچانے کے علاوہ راستی آزادی اور حریت کا وسیلہ ہے۔ اس انسانی زندگی کے آرام و آب تفریح و البستگی تہذیب اور شایستگی میں ترقی ہوتی ہے زمانہ گذشتہ میں پریس کو آزادگی حاصل نہ تھی۔ ۱۸۳۶ء میں تمام انگلستان میں پرنٹروں کی تعداد ۔ہزار تک محدود تھی مگر سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے واضح ہوا کہ انگلینڈ اور ویلز میں ایک لاکھ سات ہزار مرد اور ۱۸ ہزار عورتیں چھاپے کے کام سے روزی کماتے ہیں سنہ ۱۷۹۵ء میں صرف ایک اخبار لنڈن گزٹ برٹن کلان میں چھپتا تھا جس کی کل اشاعت ۸ ہزار تھی۔ مگر آجکل لنڈن کے روزانہ اخبار ۲ لاکھ سے زیادہ کاپیاں فی گھنٹہ چھاپتے ہیں۔

ناگری پرچارنی سبھا کی کامیابی ناگری پرچارنی سبھا بنارس کا کام بڑی کامیابی سے کیا جا رہا ہے۔ ہندی زبان کی ایک بڑی عمدہ اور مفید ڈکشنری کی بڑی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اگرچہ قبل ازیں کئی ڈکشنریاں موجود ہیں یہ اکثر نامکمل سمجھی گئی ہیں اسلئے اس سبھا نے یہ کام اپنے اوپر لیا ہے۔ کہ ۳۰۰۰۰ یا ۴۰۰۰۰ روپیہ کی لاگت سے یہ بڑا کام انجام دیا جاوے اس کیلئے خاطر خواہ چندہ جمع ہوجانے کی امید ہے اب تک ۱۵۰۰۰ روپیہ جمع ہو چکا ہے اور کام اچھی طرح چل رہا ہے اور کتاب ۱۹۱۰ میں تیار ہو جاوے گی۔ اس کی تیاری میں ۳۰۰ روپیہ ماہوار کے ملازم کام کر رہے ہیں اور اکثر آنریری طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس ڈکشنری میں ذیل کی خوبی بخشی باتیں ہونگی (۱) ہندی الفاظ کا بڑا مجموعہ بمعہ معنوں اور ان کے استعمال کے (۲) بایوگرافیکل اور جیوگرافیکل ڈکشنری (۳) کہاوتوں کا مجموعہ (۴) محاورات تجارت اور دیگر ضروری امورات جواب تک کسی ہندی ڈکشنری میں پائے نہیں جاتے۔ (۵) سائنٹیفک اور ان کے شریف

ہندی الفاظ (۷) ہندی کی مختصر تواریخ۔

ماں کے صندوقچے کی چوری

ناگ میں چند روز کا عرصہ ہوا کہ ایک بیوہ عورت کی لڑکی نے اپنے خاوند کے ساز سے بوڑھی والدہ کا صندوقچہ جس میں زیورات اور نقدی تھے اُٹھالیا اور گم کردیا جب اس واقعہ کی خبر بوڑھیا کو ہوئی۔ تو اُس نے شور مچایا اور پولس میں رپورٹ کردی۔ پولس نے آتے ہی اُس کی لڑکی اور داماد کو گرفتار کرلیا چنانچہ سپرد کیا تھا۔ چور لڑکی نے پولس کے روبرو اقرار کرلیا اور صندوقچہ بمعہ زیورات ونقدی کے جو اپنی نند کے گھر میں رکھا تھا۔ حوالہ پولس کردیا۔ اور بیان دیا کہ چونکہ میرا ایک چھوٹا بھائی اور ہے صرف اس کے خرچہ کے لئے یہ چیزیں باحتیاط رکھی تھیں کیونکہ مجھے شک تھا۔ کہ بیوہ ماں کہیں دوسرا نکاح نہ کرے۔ پولس نے بہرحال دونو کا چالان عدالت میں کردیا۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے

فوجی ملازمت سے دستبردار ہونے کا عجیب ڈھنگ

گورہ فوج۔ شروپ شائر کے دو سپاہی مسمیان سٹیفن ہین والیٹ اس جرم میں گرفتار کئے گئے کہ ایک یورپین سوداگر کی دوکان میں نقب لگائی۔ اور چوری کی۔ دونوں کو ثبوت جرم پر چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔ یہ دونوں فوجی نوکری سے بیزار تھے اور کہتے ہیں کہ اسی واسطے چوری اور نقب زنی کی تھی کہ ملازمت سے موقوف کردیئے جاویں۔ کیا خوب ڈھنگ ڈسچارج ہونیکا اختیار کیا ہے۔

ڈکیتی کی سزا

پچھلے دنوں قصبہ جوالاپور کے متصل موضع رانی مرزا میں ایک ڈکیتی سنگین کی واردات ہوئی جس میں ہرشاد نامے ایک شخص مارا گیا اور تین آدمی قتل ہوگئے تھے۔ پولس نے بہت کوشش سے بارہ آدمی گرفتار کئے اور وہ سیشن سپرد کئے گئے تھے۔ اُن میں سے تین ملزم تو بری کئے گئے۔ ایک سرغنہ مسمی رمنا ای کو پھانسی کا حکم ہوا۔ اور سات کو حبس دوام بعبور دریائے شور اور ایک کو چھ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں بھی یہ سزا بحال رہیں اور اپیل خارج ہوگئی۔

نوٹوں کی چوری

کٹک کے ریلوے سٹیشن پر ایک ۱۷ سالہ لڑکا پکڑا گیا۔ جو کچھ کرنسی نوٹ مسافروں کے پاس بیچتا تھا۔ بروقت تلاشی اُس کی دھوتی میں اُڑسے ہوئے کئی نوٹ ہاتھ آئے ایک نوٹ ہزار روپیہ کا تھا اور باقی نوٹوں کی مالیت بھی قریب ۱۱ سو روپیہ تھی۔ پوچھنے پر کہا کہ سڑک ریلوے پر یہ نوٹ پڑے پائے تھے مزید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ لڑکا حال میں کلکتہ سے آیا ہے۔ چنانچہ وہ بحراست پولس کلکتہ میں لایا گیا۔ اور اب تحقیقات جاری ہے۔

نوایجاد توپ

نیویارک میں ایک عجیب قسم کی نئی توپ ایجاد ہوئی ہے۔ جو ایک منٹ میں تین تین پونڈ کے اڑہائی سو گولے ۴ ہزار گز یا ۲½ میل کے فاصلے پر پھینک سکتی ہے یہ اپنے موجد کے نام پر یعنی کلین سماک کی خود چلنے والی توپ" سے موسوم کی گئی ہے۔ موجد مذکور انگلستان کے صیغہ جنگ سے نامہ وپیام کررہا ہے۔ نیز بیان کیا جاتا ہے کہ روس وجاپان اس توپ کا امتحان کرنے کی غرض سے اپنے قائمقام بھیجنا چاہتے ہیں امریکہ کے فوجی افسر اس توپ کی تعریف کرتے ہیں۔ اور انہیں اس کے جلد مروج ہوجانے کی توقعہ ہے اور بری وبحری دونوں افواج کے کام آسکتی ہے

اینگلو انڈین طبقے کو بشپ لیفرائے صاحب کی گرانقدر نصیحت

لارڈ ہارسے کی تقریر اکسفورڈ کا جواب بشپ جلالہ

ریوٹر نے بذریعہ تار ہندوستان کو بھیجا ہے اس سے لارڈ بشپ لاہور بشپ لیفرائے صاحب کو کرائسٹ چرچ شملہ میں ہندوستان کی نسبت انگلستان کے فرائض پر ایک فصیح وبلیغ وعظ کہنے کا موقعہ ملا۔ بشپ موصوف کا زبردست علم اور پُرطاقت زبان ہمیشہ اہل ہند اور گورنمنٹ کی خدمت میں مصروف رہی ہے آپ حاکم ومحکوم میں اتفاق واتحاد پھیلانے کے لئے تہ دل سے خواہاں ہیں بشپ موصوف سکیم اصلاحات کی نسبت فرماتے ہیں کہ اگر ہم صرف تاریک پہلو کی طرف دیکھیں گے تو اس کا دوسرا روشن پہلو معائنہ نہ کرسکیں گے اور اس طرح خوف ہے کہ ہندوستانیوں سے ہمدردی پیدا نہ ہوگی۔ بلاشبہ اینگلو انڈین طبقہ کو چند شوریدہ سر اور دیوانے انارکسٹوں ہی پر تمام تعلیمیافتہ دیگر ہندوستانیوں کو قیاس کرنا نہ چاہئے اور سب کو ایک لاٹھی سے ہانکنا دانشمندی سے بعید ہے۔ بلکہ وسیع خیال اور عالی حوصلگی سے مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر نگاہ ڈالنی چاہئے بشپ لیفرائے صاحب کے مندرجہ ذیل فقرات آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں کہ "اگر خدا کو دنیا کا اصلی مالک ومختیار سمجھا جاوے تو ماننا پڑیگا۔ کہ اس نے انگریزوں کو ہندوستان پر اس غرض سے طلب کیا ہے کہ وہ اس پر بطور امانت کے قابض ہوں اور ان لوگوں کی بہبودی کا خیال رکھیں جنکی قسمتیں انہیں تفویض کیگئی ہیں"۔ اور آپ نے کہا کہ برٹش حکومت میں رسم ورواج اور خیالات میں انقلاب عظیم ہونے اور تعلیم وشائستگی کی ترقی سے اگر ہندوستانیوں کو حکومت ملک میں زیادہ حصہ لینے کا خیال پیدا ہوا ہے تو کچھ

گلدستۂ اخبار

لنڈن میں اگلے سال جاپانی نمائش ہوگی اس میں گورنمنٹ آف انڈیا نے حصہ لینے سے انکار کیا ہے۔

ایران کے پایۂ تخت طہران میں تمام بازار بند ہیں۔ دوکانوں میں ہڑتال ہے گھبراہٹ ترقی پر ہے۔

جنوب اٹلی کے علاوہ سسلیا میں جمعرات کو دفعتاً بھونچال آیا نقصان بھی ہوا یہاں پہلے بھی بھونچال سے بہت نقصان ہو چکا ہے

شہر بمبئی کی توسیع و ترقی کے لئے ۵۶۰۰۰۰ پونڈ کا قرضہ لنڈن میں شایع کیا گیا ہے سود للعہ فیصدی ہے۔

لاہور کے قصبہ موزنگ میں ایک مسلمان نے اپنے بھائی حقیقی کو شراب میں زہر دیکر مار ڈالا اور چپکے سے اسکی لاش قبرستان میں دفن کی تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو۔ لیکن پولیس کو خبر ہوئی اور لاش قبر سے نکالی گئی۔ زہر دینا ثابت پایا گیا۔ آدمی پکڑے گئے!!

ولایت کے قتل کی نسبت ہندوؤں سکھوں اور آریوں کی طرف سے سخت ناراضی کے پیغام گورنمنٹ کو پہونچ رہے ہیں۔

وزیر ہند اور ان کی کونسل کے تمام ممبران کی حفاظت کا خاص انتظام بذریعہ پولیس کے ضروری سمجھا گیا۔

لالہ لاجپت رائے صاحب کو انگلشمین پر پندرہ ہزار روپیہ معہ خرچہ کے ڈگری ملی ہے جس سے بہت لوگ ازحد خوش ہیں۔

گورنمنٹ بنگالہ نے بابو آشوتوش بسواس مقتول کے قبایل کو چھ ہزار کی مستقل جاگیر بھی مرحمت فرمائی ہے یہ علاوہ اس پنشن کے ہے جو ماہوار ملا کریگی۔

اورنگ آباد کے ایک کارخانہ میں ۱۰ جون کو نقب لگی ایک صندوق کو توڑ کر ۲ ہزار مالیت کے نوٹ وغیرہ نکال کر لے گئے۔

روس کے پایۂ تخت پیٹرسبرگ میں ہیضہ ترقی پر ہے ۱۳۰۳ مریض زیر علاج ہیں یہاں صاف پانی بہم پہونچانے کے لئے ۵ اکروڑ روپیہ منظور کیا گیا۔

گورداسپور کے جنگلات جہونی میں ایک شکاری صاحب بندوق لئے ہوئے منڈلاتے پھرتے تھے وہ شکار کی تلاش و تاک میں تھے کہ ایک جنگلی سور سے بھیٹ ہوئی۔ شکاری کی بندوق کا نشانہ چوک گیا۔ اور سور نے شکاری کو اس طرح دبوچ لیا کہ اپنی تھوتھنی سے صاحب کی لاش چیر ڈالی

نیا بنک بمبئی میں ایک کروڑ کے سرمایہ سے حال میں ایک بنک کھلا ہے جو سو سو روپے کے ایک لاکھ حصوں پر منقسم ہے پانچ گھنٹے کے اندر ۲ کروڑ کی درخواستیں آگئیں۔

آسام بنگال ریلوے کے کلرک ہری چرن بنرجی نے مسٹر باسکویل چیف کلرک پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اس میں ملزم کو دس سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

موصلی ٹیم کے جیلخانہ سے دو نہایت خوفناک اور جرائم پیشہ قیدی فرار ہو گئے ہیں۔ اور پتہ ندارد ؎

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

مشن سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جس نے بی۔ اے یا ایم۔ اے اور نیز پنجاب کی ایس ای وی حاصل کیا ہو اور کم سے ایک سال تک ملازمت کی ہو تنخواہ شروع میں ستّر سے ایک سو بیس ۱۲۰ روپیہ ماہوار اور درخواستیں معہ اسناد و۔ ایڈیٹر نور افشاں لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

رسید زر

ڈاکٹر جگنا تھ	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ
پادری لوکس فرانسس	سنہ ۱۹۰۹-۱۰ء	۵
بابو یونس	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ
ڈاکٹر جہان خاں	"	عہ
ڈاکٹر اے ایچ براؤن	سنہ ۱۹۰۷-۹ء	۵
بابو ناگورام	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ
مسٹر جے چیپلنر	سنہ ۱۹۰۸-۹ء	۱ے
پادری سی یوسپ	"	۲ے
اشتہار		۲ے
پادری ڈبلیو ایف جانسن	سنہ ۱۹۰۸-۹ء	چہ

جناب اڈیٹر صاحب

ضلع لودیانہ میں قریباً ایک سال سے بندوبست جاری ہے بڑی خوش قسمتی کی بات کہ کل افسران علاقہ بندوبست نہایت ہی شریف تجربہ کار دیانتدار اور کارکن ہیں۔ مونٹ صاحب بہادر مہتمم بندوبست تین ماہ کی رخصت پر ۲ جولائی کو ولایت تشریف لیگئے ہیں تمام افسران و روسا شہر انکو سٹیشن تک پہونچانے گئے انکی عدم موجودگی میں منشی غضنفر علی صاحب ان کی جگہ کام کرینگے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ منشی صاحب نہایت ہی پرانے تجربہ کار حاکم ہیں وہ نہایت ہی سادگی پسند ہیں۔ اپنے ماتحتوں کیساتھ نہایت ہی خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔ پنڈت لدھا رام صاحب تحصیلدار بھی جو قریباً ۲ ماہ بندوبست دیکھ چکے ہیں۔ بہ صفت موصوف ہیں اور ہر ایک ماتحت خوش ہے پیر حیدر شاہ صاحب نائب تحصیلدار جنکو دیانتداری مجسم کہا بے جا نہ ہوگا۔

انکا کام نہایت ہی خوش اسلوبی سے سر انجام ہو رہا ہے میں انسان کا کام اول نمبر ہے۔ ایسے ایسے نیک نیت اور بہی خواہ رعایا کا محکمہ بندوبست میں ہونا ہماری خوش قسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔ فقط مورخہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء۔

ماسٹر راؤ ہاکشن

لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

۴۲ برس ہوئے تب سے لوگ جانتے ہیں کہ یہ ہی کیا ہے۔ دیکھو گری کا ایام آیا اور ساتھ ہی جگہ جگہ ہیضہ بھی نا ممکن ہے اس لئے وقت ہو کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال رکھئے۔ یہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ اصل عرق کافور ۴۲ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضہ کا بے نظیر علاج ہے سنہ ۱۹۰۰ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکٹ اس کے موجود ہیں۔ منگا لیں مگر یاد رکھئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی عمر ڈاک محصول ایک سے دو شیشی تک ۵ر امتحاناً آزمانا قیمت دیا جاتا ہے ضرور آزمائیے اگر آپ بلا قیمت اس کے نمونہ کو آزمانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو ٹکٹ لگا کر پتہ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خاندان ڈاکٹروں کے نام وپتہ صاف طور پر لکھئے وہی پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھنے کا۔

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۱۲ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور تقریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) میں منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے اسکول للعہ محصول ۲ر معہ محصول عہ قیمت ۱ کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط وکتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائلی منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام خط وکتابت بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہیے۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبیٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ۔

ایڈیٹر پادری ڈبلیو سی۔ ام۔ بہادر راجپوتانہ

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے قیمت دو روپے سالانہ معہ محصولڈاک

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک		عمہ
ہندوستان پنجاب	معہ	۲ر
غیر ملک سے	"	۲ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہر	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	سعہ	سہ
پورا صفحہ	ہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر بابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگاروں اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳۔ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرکونول دکبر جم وغیرہ ودیگر سامان مثل المارہی۔ میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے ۸ ماہ تک گرکونول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززانگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہو ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہو کہ ہر خاص و عام اس سے فایدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہو مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۲ خالص ممیرہ فی ماشہ عنہ مصری تولہ ۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے

المشتہر پروفیسر مہا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نورافشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ... چھپا اور شایع ہوا